امام آخری رکعت میں تشہد پڑھ کر کھڑا ہوگیا اور فوراً واپس آکر بغیر سجدہ سہو سلام پھیرا تو نماز کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر امام نے مغرب کی نماز پڑھاتے وقت تیسری رکعت مکمل کر کے تشہد پڑھ لیا، اس کے بعد پھر سے سیدھے کھڑے ہو گئے اور فوراً یاد آنے یا لقمہ ملنے پر دوبارہ بیٹھ گئے اور بغیر سجدہ سہو کیے سلام پھیر دیا، کیا ایسا کرنا درست تھا اور نماز ہوگئی یا بیٹھنے کے بعد اولاً دوبارہ تشہد پڑھتے اس کے بعد سجدہ سہو کر کے پھر سے تشہد پڑھتے اور سلام پھیرتے تو صحیح تھا؟ اس حوالے سے شرعی رہنمائی فرمائیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئلہ میں قعدہ اخیرہ کے بعد بھولے سے سیدھے کھڑے ہو جانے کی صورت میں حکمِ شرعی یہ ہوتا ہے کہ جب تک اگلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو، نمازی پر واجب ہے کہ لوٹ آئے اور تشہد کا اعادہ کیے بغیر ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے اور اس کے بعد دوبارہ التحیات وغیرہ پڑھ کر نماز مکمل کر لے۔ اس صورت میں سجدہ سہو اس لئے لازم ہے کہ اس نے سلام میں تاخیر کی ہے جو کہ نماز کے واجبات میں سے ایک واجب ہے۔

لہذا صورت مسئولہ میں امام پر لازم تھا کہ سیدھے کھڑے ہو جانے کے بعد یاد آنے یا لقمہ ملنے پر فوراً بیٹھ جاتے اور تشہد پڑھے بغیر ہی ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرتے لیکن چونکہ امام نے سجدہ سہو ہی نہیں کیا، لہذا ان کی اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے تمام لوگوں کی نماز واجب الاعادہ ہے، یعنی دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، چاہے وقت باقی ہو یا ختم ہو گیا ہو، دونوں صورتوں میں یہی حکم ہے۔

حلبی کبیری میں ہے "(وان قعدفی آخر) الرکعة (الرابعة ثم قام) قبل ان یسلم یعود ایضا مالم یسجد ویسلم لیخرج عن الفرض بالسلام لانه واجب۔۔۔ ویسجد للسهو لانه اخر واجبا وهو السلام" ترجمہ: اگر چوتھی رکعت میں قعدہ کیا، پھر سلام پھیرنے سے پہلے کھڑا ہو گیا، تو جب تک سجدہ نہ کیا ہو، لوٹ آئے اور سلام پھیرے تاکہ سلام

کے ذریعہ فرض نماز سے باہر ہو کہ یہ واجب ہے ۔ اور سجدہ سہو کرے کیونکہ اس نے واجب میں تاخیر کی ہے یعنی سلام میں ۔ (حلبی کبیری، صفحہ 400، طبع : کوئٹہ)

طوالع الانوار میں ہے "(بتاخیر السلام) الذی ھو واجب عن محله و کان ذلک عقیب فراغه من التشهد و الصلاة والادعیة فحیث تخلل القیام" ترجمہ : سلام میں تاخیر یعنی واجب کو اپنے محل سے مؤخر کرنے کے سبب (سجدہ سہو لازم ہوگا) اور سلام کا محل قعدہ اخیرہ میں تشہد، درود اور دعاؤں سے فارغ ہونے کے فوراً بعد ہے، تو یہاں قیام مخل ہوگیا ۔ (طوالع الانوار، جلد2، صفحہ 379، مخطوطہ غیر مطبوعہ)

تنویر الابصار و در مختار میں ہے "(وإن قعد في الرابعة) مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد و سلم۔۔۔ وسجد للسهو)۔۔۔ لنقصان فرضه بتأخير السلام" ترجمہ : اور اگر مثلاً چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار قعدہ اخیرہ کرلیا پھر کھڑا ہوگیا تو واپس آئے اور سلام پھیرے ۔ اور سلام کی تاخیر کی وجہ سے فرض کے نقصان کے لیے سجدہ سہو کرے ۔

رد المحتار میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں "(قوله عاد و سلم) أي عاد للجلوس لما مر أن ما دون الركعة محل للرفض. وفيه إشارة إلى أنه لا يعيد التشهد، وبه صرح في البحر" ترجمہ : (ماتن کا قول : لوٹے اور سلام پھیرے) یعنی بیٹھنے کے لئے واپس ہوگا کیونکہ گزرچکا ہے کہ رکعت سے کم، چھوڑنے کے قابل ہے اور اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جب لوٹے گا تو دوبارہ تشہد نہیں پڑھے گا اور اسی کی بحر میں صراحت ہے ۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد2، صفحہ 87، دار الفکر، بیروت)

اس کی علت بیان کرتے ہوئے جد الممتار میں سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں : "(عاد و سلم): من دون تشهد، لأن القيام الزائد لا يرفع التشهد الصحيح" ترجمہ : واپس لوٹے گا اور سلام پھیرے گا، تشہد نہیں پڑھے گا، کیونکہ زائد قیام صحیح تشہد کو ختم نہیں کرتا ۔ (جد الممتار، جلد3، صفحہ 540، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

سجدہ سہو کے طریقے کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے "و كيفيته أن يكبر بعد سلامه الأول ويخر ساجدا ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذلك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم، كذا في المحيط" ترجمہ : سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور سجدے کی تسبیح پڑھے، پھر یونہی دوسرا سجدے کرے پھر دوبارہ تشہد پڑھ کر سلام پھیرے، اسی طرح محیط میں ہے ۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد1، صفحہ 125، دار الفکر، بیروت)

سجدہ سہو نہ کرنے کی صورت میں نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے، چنانچہ در مختار میں ہے "ولھا واجبات لا تفسد بترکھا وتعاد وجوبا في العمد والسھو ان لم یسجد له" ترجمہ: نماز کے کچھ واجبات ہیں نماز ان کے ترک سے فاسد نہیں ہوتی، لیکن قصداً ترک کرنے سے یا سہواً (بھولے) سے ترک کرنے کے بعد سجدہ سہو نہ کرنے کی صورت میں اس نماز کا دہرانا واجب ہوتا ہے۔ (الدر المختار، صفحہ 64، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

رد المحتار میں ہے "ان من ترک واجبا من واجباتھا او ارتکب مکروھا تحریما لزمه وجوبا ان یعید فی الوقت" ترجمہ: اگر نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو چھوڑا یا کسی مکروہ تحریمی فعل کا ارتکاب کیا تو اسے وقت کے اندر نماز کو لوٹانا واجب ہے۔

وقت کے بعد بھی اعادہ ضروری ہے، یہی قول محقق وراجح ہے، چنانچہ رد المحتار میں ہے "یکون المرجح وجوب الاعادۃ فی الوقت وبعدہ" ترجمہ: راجح یہی ہے کہ وقت کے اندر اور وقت گزر جانے کے بعد دونوں صورتوں میں اعادہ واجب ہے۔ (رد المحتار، جلد 2، صفحہ 64، 65، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4104

تاریخ اجراء: 12 صفر المظفر 1447ھ/07 اگست 2025ء